دھرتی کا مقصد ترقیاتی برادری، نجی شعبہ، سرکاری اداروں اور متعلقہ شہریوں کو اپنی تحقیقی کاوشوں اور پائیدار ترقی کے حوالے سے اپنی جدوجہد سے آگاہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماحول اور ترقی کے حوالے سے اہم ملکی و بین الاقوامی پیشرفت سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

دھرتی میں ظاہر کیے جانے والے خیالات، لکھنے والوں کے اپنے ہیں اور پالیسی انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) کا بحیثیت ادارہ ان سے اتفاق ضروری نہیں۔

پالیسی انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) کا خبرنامہ دھرتی ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔

20 Years 1992 - 2012
Bridging Research Policy Gaps
SDPI
Sustainable Development Policy Institute

دھرتی

جلد 13 ، شمارہ 03 اکتوبر- دسمبر 2012ء

''جنوبی ایشیا میں پائیدار ترقی: مستقبل کی تشکیل''

سالانہ پائیدار ترقی کانفرنس

پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) نے اپنے بیس برس مکمل کر لئے۔ جس مختصر سی ٹیم نے ۱۹۹۲ میں اپنے سفر کا آغاز کیا تھا، آج وہ ایک عظیم الشان تھنک ٹینک کے طور پر اپنا وجود منوا چکی ہے۔ تحقیق، ایڈووکیسی، رائے عامہ کی بیداری اور ماحولیاتی تحفظ سے سماجی انصاف کی جدوجہد تک ادارہ نے متعدد سنگِ میل عبور کیے ہیں۔ اپنے قیام کے ابتدائی دِنوں سے ہی اس کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہونا شروع ہوگیا تھا۔ اِن برسوں میں ایس ڈی پی آئی نے سالانہ کانفرنسوں کا اہتمام بھی کیا۔ اس انداز میں کہ یہ ایک مستقل بین الاقوامی ایونٹ بن گیا۔

۱۳-۱۱ دسمبر ۲۰۱۲ کو ایس ڈی پی آئی نے اپنی پندرہویں سالانہ کانفرنس منعقد کی۔ اس تین روزہ کانفرنس کا عنوان تھا: ''جنوبی ایشیا میں پائیدار ترقی: مستقبل کی تشکیل''۔ پاکستان، جنوبی ایشیا اور دنیا بھر سے شریک ہونیوالے مندوبین نے اس موضوع پر گفتگو کی کہ اب ان اگلے بیس، تیس یا پچاس برسوں میں دنیا کیسی نظر آئیگی خصوصاً پائیدار ترقی کے نقطہ نظر سے۔

کانفرنس کا افتتاح ۱۱ دسمبر کو ایک مقامی ہوٹل میں ہوا۔ وفاقی وزیر سید نوید قمر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی ایشیا میں پائیدار ترقی کا مضبوط انحصار اس بات پر ہے کہ ہم کس طرح علاقوں، مذاہب اور قوموں کے درمیان سماجی اتفاقِ عمل کو کتنے اچھے طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ سماجی اتفاقِ عمل اور برداشت خطّے میں حکومتوں اور غیر حکومتی اداروں کا ترجیحی ایجنڈا ہونا چاہیے۔ معاشی حاصلات اور ٹیکنالوجی تک رسائی اس انداز میں ہو جو عدم مساوات کو کم کر سکے۔ خصوصاً ہمارے عوام کے لیے مواقع کی عدم مساوات کو۔ ترقیاتی عمل کا تعلق سماجی انصاف اور ہمارے ماحولیات اور قدرتی وسائل کے تحفظ اور احترام سے ہونا چاہیے۔ عوام کو بااختیار بنانے کے پہلو سے حکمرانی اور اداروں کے کردار کی بے حد اہمیت ہے تاکہ مقامی سطح پر شراکتی جمہوریت پنپ سکے اور برادریاں اور افراد، اپنے آپ کو قومی اور علاقائی ترقی کے مجموعی ویژن سے جڑا ہوا محسوس کر سکیں۔

اندرونی صفحات پر

- سالانہ پائیدار ترقی کانفرنس 1
- انسانی حقوق کے معروف اور سرگرم کارکن اسد رحمان 5
- لاپتہ بچے اور ان کی بازیابی 6
- تنازعات اور امن کے نوجوان لیڈر 6
- فرقہ واریت اور مقامی روایات 7
- تصوف: محبت، امن اور ہم آہنگی کا راستہ 8
- امن برائے میڈیا 9
- ڈرون حملے 10
- غربت کی پیمائش 10
- مرکز برائے استعداد سازی۔ تربیتی 12

نگران: احمد سلیم | مدیر: ڈاکٹر حمیرا اشفاق | اشاعت: علی عامر | خطاطی و آرائش: شاہد رسول | معاونین: حناء کنول، ارم کاظمی | تزئین طبع: ورڈ میٹ، ساجد عزیز

38 ایمبیسی روڈ، جی۔6/3، پوسٹ بکس نمبر 2342، اسلام آباد، پاکستان فون: 2278134/2270674 - 051، فیکس: 051-2278135، ای میل: main@sdpi.org، ویب سائٹ: /http://www.sdpi.org

آج جنوبی ایشیا کے مختلف مما لک ایک خطّے کا حصّہ ہونے کے باوجود بکھرے ہوئے ہیں۔قریب ہو کر بھی ہم فاصلے قائم کیے ہوئے ہیں۔اگر یہی صورتِ حال رہی تو ہمارے بچے کبھی اس قابل نہ ہوں گے کہ وہ اپنے پڑوسی بچوں سے اشتراکِ عمل، ملاقاتیں، گپ شپ اور کھیل کود کے لیے اکٹھے ہو سکیں۔اس سے قبل ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ پالیسی ساز آج جو پالیسیاں تشکیل دیں گے وہ اس بات کا تعین کریں گی کہ جنوبی ایشیا کا مستقبل کیا ہے۔انھوں نے کانفرنس کے شرکاء کو بتایا کہ پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) نے پاکستان اور خطے میں سماجی اور اقتصادی ترقی کے عمل میں کتنا مثبت کردار ادا کیا ہے۔

ایس ڈی پی آئی کے بورڈ آف گورنرز کے چیرمین ڈاکٹر سعید شفقت نے کانفرنس کے شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ایک خوشحال اور محفوظ مستقبل کے لیے جنوبی ایشیا کو ’’جنگ کی اقتصادیات‘‘ سے ’’امن کی اقتصادیات‘‘ کی طرف بڑھنا ہوگا۔اپنے کلیدی خطاب میں سابق وزیرِ اطلاعات اور آئی یو سی این (IUCN) کے نائب صدر جاوید جبار نے کہا کہ ہر پہلو میں تنوع اور وسائل کی بہتات کے باوجود جنوبی ایشیا کا خِطّہ پانی، خوراک اور توانائی کے شعبوں میں ابھی تک دباؤ اور کمیوں کا شکار ہے۔خِطّے کو اجتماعی سوچ اور عمل کے لیے ایک دوسرے کی مشترکہ خصوصیات پر انحصار کرنا ہوگا۔

محترم جاوید جبار نے جنوبی ایشیا کی مستقبل سازی میں سات بنیادی عناصر کی نشاندہی کی جن میں ماحولیاتی تحفظ، سلامتی، معاشی برابری، معتدل صارفیت اور تحفُظ، وسیع پیمانے پر احتساب اور بہتر حکمرانی کے لیے جمہوری اصلاحات، تمام مذاہب اور قومیتوں کا احترام، علاقے میں امن اور سول اختیارات کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان، پاکستان اور دیگر مما لک کی طرف سے فوجی رُکاوٹیں اور عظیم تر سماجی استحکام شامل ہیں۔انھوں نے پارلیمان میں سالانہ بجٹ سے پہلے ’گرین بجٹ‘ کو متعارف کرانے کی تجویز بھی پیش کی۔

کانفرنس میں درجنوں پینل ترتیب دیے گئے۔ان میں میڈیا، پاکستان میں تعلیم کے لیے پبلک مالیات، غیر روایتی سلامتی خطرات کے تحرکات، جنوبی ایشیا میں تجارت خصوصاً پاک- بھارت تعلُقات کی روشنی میں، ایشیا کے مستقبل کی از سرِ نو تشکیل میں سرکاری انفراسٹرکچر کا کردار، جنوبی ایشیا میں پائیدار کاروبار، تصادم کی صورتِ حال میں سماجی اور روزگار کے مسائل، غریب کو با اختیار بنانے کے لیے سماجی تحریکیں، تحفُظِ خوراک، موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں نقل مقانی، عالمی حکمرانی اور ترقی کا مستقبل، سول- ملٹری عدم توازن اور اس کے پالیسی اثرات، جنوبی ایشیا میں جمہوریت کی تیسری لہر، متصادم نسوانی شناختیں، اور تصوّف کا سماجی کردار قابلِ توجہ رہے۔کانفرنس میں قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر شرکاء نے حصّہ لیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مختلف حیثیتوں میں جن شرکاء نے بحث و مباحثے میں حصّہ لیا، ان میں وفاقی

خوشحال اور محفوظ مستقبل کے لیے جنوبی ایشیا کو ’جنگ کی اقتصادیات‘‘ سے ’’امن کی اقتصادیات‘‘ کی طرف بڑھنا ہوگا۔

وزیرِ دفاع سید نوید قمر، جاوید جبار، ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد قیوم سلہری، ایس ڈی پی آئی کے بورڈ آف گورنرز کے چیئر مین ڈاکٹر سعید شفقت، دنیا نیوز کے محمّد مالک، دولتِ مشترکہ براڈ کاسٹ کی مُنیزہ ہاشمی، ماہنامہ ہیرلڈ کے مُدیر بدر عالم، وقت نیوز کے ایڈیٹر فہد حُسین، ایس ڈی پی آئی کے حمزہ عباس، آکسفام گریٹ برٹن کے زوہیر زیدی، ایس ڈی پی آئی کے طاہر ڈھنڈسا، ڈپلومیٹک اکیڈمی آذر بائیجان کے خُرم جاوید، کنٹری ڈائریکٹر ایکشن ایڈ اسلام آباد کے تصدّق رسول، اقتصادی امور ڈویژن، حکومتِ پاکستان کے نعیم اکرم، ایس ڈی پی آئی کے سابق ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور بورڈ آف گورنرز کی رکن ڈاکٹر صبا گل خٹک، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی خرم دستگیر خان، ایس ڈی پی آئی کے سعد راجپوت، اور محمّد عدنان، ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ اینڈ پالیسی ڈاکٹر سہیل صفدر، حکومتِ پاکستان کے سابق چیف اکانومسٹ ڈاکٹر طاہر پرویز، ایس ڈی پی آئی کے ڈپٹی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر وقار احمد، چائنیز اکیڈمی آف ایگریکلچر سائنسز، ڈاکٹر ژومیل ژانگ، ڈاکٹر نادیہ طاہر، ایس ڈی پی آئی

کی انعم خان،امریکہ کے سٹیفن کامِنز،ایس ڈی پی آئی کے قاسم شاہ،این سی آر نیپال کے ڈاکٹر بشنُواُپریتی،برطانیہ کی باتھ یونیورسٹی کے جیوف ووڈز،پائلر کے کرامت علی،سوئٹزرلینڈ کے سینئر ریسرچرڈاکٹر ارس گیزر،وزیرِمملکت برائے قومی تحفظِ خوراک معظم خان جتوئی،فاؤاٹلی کے کائجا کورپی،بنکاک کے ارمینوساکو،فلپائن کے ماریا برنارڈٹا،ڈبلیوایف پی پاکستان کے صاحب حق،کنٹری ڈائریکٹر یواین ویمن لینا لنڈ برگ،جرمنی کے ڈاکٹر گلووانا گوئلی،زاہدہ رحمان،امریکہ کے جوہانس بلینکن باچ،ندیم احمد،یونیورسٹی آف میری لینڈ کے ڈاکٹر سنیل گپتا،آئی ایس پی آر کے سابق ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل (ریٹائرڈ) اطہرعباس،سوشل سائنس ریسرچ سنٹر جرمنی کے ڈاکٹر طلعت محمود،نیدرلینڈز کے پروفیسر جان برمن،ڈاکٹر کامران احمد،مہرگڑھ سنٹر اسلام آباد کی ملیحہ سعید،آواز پروجیکٹ کے ٹیم لیڈر،شاعر اور دانشور حارث خلیق،خیبر پختونخواہ کے سابق وزیرِاعلیٰ شمس الملک،کینیڈا کے شاماڈوسا،ایس ڈی پی آئی کی وزیٹنگ فیلو ڈاکٹر نتھالین اور ایس ڈی پی آئی کے شکیل رامے،مومی،احمد سلیم اور ڈاکٹر حمیرا اشفاق قابل ذکر ہیں۔

انسانی حقوق کے معروف اور سرگرم کارکن اسد رحمان

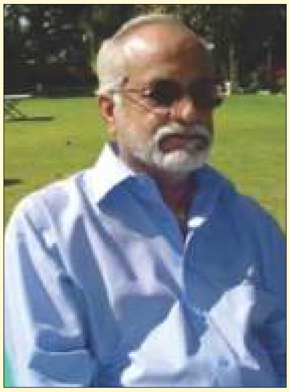

٦ دسمبر ٢٠١٢ء کو انسانی حقوق خصوصاً حقوق بلوچستان کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دینے والے سرگرم کارکن جناب اسد رحمان کی یاد میں، ایس ڈی پی آئی میں ایک ریفرنس منعقد کیا گیا۔ اسد رحمان لندن گروپ کے ان سولہ ارکان میں سے ایک تھے جنھوں نے ١٩٧٣ء سے ١٩٧٧ء کے درمیان بلوچستان پر ہونے والی فوج کشی کے خلاف بلوچ عوام کی جدوجہد میں شرکت اختیار کی۔ وہ بلوچ شناخت کے ساتھ اس جدوجہد کا حصہ بن گئے۔ یہی نہیں، وہ بعد میں پاکستان بھر کے مظلوموں کی آواز بن گئے۔ شرکاء نے ان کے اچانک انتقال پر شدید رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ ایک محبت اور خیال کرنے والے انسان کے طور پر یاد رکھے جائیں گے جو انتہائی مصروفیت کے باوجود بھی اپنے خاندان کو وقت دینے سے غافل نہیں رہے۔ جو سماجی انصاف، مساوات اور مظلوم عوام کے جائز حقوق کے لیے لڑے۔ شاعر اور سماجی کارکن حارث خلیق نے کہا یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ معاشرہ اب ایسے کرداروں کو دوبارہ پیدا کرنے سے قاصر ہے جو ملک کے لئے یقیناً ایک بڑا نقصان ہے۔ سنگی کے ڈپٹی ایگزیکٹو

ڈائریکٹر، ڈاکٹر منظور احمد نے کہا کہ انکو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ ان کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ ڈاکٹر عابد سلہری، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ایس ڈی پی آئی، نے کہا کہ مختلف مواقع پر اسد میرے لیے بہت مددگار ثابت ہوئے۔ خاص طور پر انھوں نے بلوچستان میں ریسرچ ورک کے لئے نہ صرف پس منظر کی معلومات فراہم کیں بلکہ مسائل کی سمجھ بوجھ میں بھی مدد کی۔ انھوں نے شہری آزادیوں اور جمہوری معاشرے میں اسد کے خوابوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

لا پتہ بچے اور ان کی بازیابی

٨ نومبر ٢٠١٢ کو لا پتہ بچوں کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لئے SDPI اور روشنی ہیلپ لائین کے اشتراک سے منعقد کئے گئے ایک سیمینار جس کا عنوان "A wakeup call for society" تھا، سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حساس ریاست کو مضبوط کرنے اور پاکستانی لا پتہ بچوں کے حفاظتی اقدامات کے لئے لائحہ عمل تشکیل دینے پر زور دیا۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں بچے لا پتہ ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود سمجھ بوجھ اور معلومات کی کمی کی وجہ سے اس مسئلہ کو حل نہیں کیا گیا۔ لا پتہ بچوں کی عمر کا تناسب زیادہ تر 18 سال کے اندر ہے جو اپنے خاندان سے کٹ کر رہ جاتے ہیں ان میں زیادہ تر بچے گھروں سے بھاگے ہوئے، ناخوشحال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے، بھیک مانگنے والے، مزدوری کرنے والے یا پھر جنسی تشدد کا شکار بننے والے ہوتے ہیں اور جنسی سمگلنگ کے لئے جرائم پیشہ افراد کے ہاتھوں اغواء ہو جاتے ہیں۔ جس کے بعد انہیں

تشدد، جنسی استحصال اور مزدوری کا بدترین نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس مسئلے پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے مقررین نے کہا کہ اکثر اوقات پولیس کو لا پتہ بچوں کے بارے میں مطلع تک نہیں کیا جاتا۔ ممتاز اینکر اور عالمی امور، پاکستان ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر، ڈاکٹر

معید پیرزادہ نے تقریب کی صدارت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حالات کی سنگینی کے پیش نظر تمام سٹیک ہولڈرز کو، جس میں میڈیا سمیت معاشرے کے تمام حلقے شامل ہوں موثر کردار ادا کرنا ہوگا تا کہ ہمارے بچے اپنے گھروں میں محفوظ رہیں۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 2211 بچے سال 2011 کے دوران صرف کراچی شہر سے لاپتہ ہوئے اور انکی بازیابی کا تناسب 4 فیصد سے بھی کم ہے۔ ہمارے پولیس افسران کو بچوں کے حقوق سے متعلق قوانین اور جدید تکنیک کے ذریعے لاپتہ بچوں کے مقدمات سے نمٹنے کے لئے زیادہ شعور نہیں ہے اور وہ لاپتہ بچوں کے مقدمات کو جرم کے طور پر لیتے ہی نہیں ہیں زیادہ تر بس FIR درج کر کے کچی رپورٹ بنالی جاتی ہے۔

فرقہ واریت اور مقامی روایات

لاہور یونیورسٹی آف مینیجمنٹ سائنسز (LUMS) کے انسانیات کے پروفیسر اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایگزیکٹوایڈوائزر ڈاکٹر نعمان الحق نے فرقہ واریت کے موضوع پر ایس ڈی پی آئی میں منعقد ہونے والے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ سنی اور شیعہ کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات تاریخی ہنگامے کا نتیجہ ہیں۔ ممتاز شاعر حارث خلیق نے کہا کہ حال ہی میں فرقہ وارانہ خون ریزی پر بحث کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ فرقہ وارانہ تشدد پر وضاحت ضروری ہوگئی ہے جو کہ پرتشدد کاروائیوں کا باعث ہے۔ انہوں نے بڑھتی ہوئی تقسیم پر بات کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا اور اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ تاریخی طور پر داستان کربلا اور مجلس کی روایت کو مضبوط کرنے میں اہل سنت نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے لال شہباز قلندر، جامی، حضرت علی ہجویری اور

بین الاقوامی حالات، عالمی معیشت، منصفانہ حکومتی پالیسی اور انسانی نفسیات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اقبال سمیت دوسرے بہت سے لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اقبال کا تصور خودی حضرت علیؓ کی طرف سے علم، عشق اور عمل کی تشکیل کی صورت میں ایک بہت بڑی مثال ہے۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد مسعود نے کہا کہ تاریخی طور پر شیعہ، سنی ہنگاموں کا آغاز کرامتیوں کی تحریک کی شکل میں ہوا۔ اس لئے ہمیں اپنی ثقافت کی طرف منتقل ہونا ہے۔ اس مسئلے کو سمجھتے ہوئے ہمیں ان خیالات کے دائرے سے باہر نکل کر بین الاقوامی حالات، عالمی معیشت، منصفانہ حکومتی پالیسی اور انسانی نفسیات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

تصوف: محبت، امن اور ہم آہنگی کا راستہ

۱۲نومبر۲۰۱۲ء کو SDPI کے زیر اہتمام پنجاب کے معروف صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور ملتان کے شاہ شمس سبزواری کی زندگی اور تعلیمات کے موضوع پر دو دستاویزی فلمیں ریلیز ہوئیں۔ ان فلموں کا تعارف انسٹیٹیوٹ کے سینیر ایڈوائزر احمد سلیم اور اردو مدیر ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے پیش کیا اور بتایا کہ اس خطے میں تصوف کی بنیادیں صدیوں پرانی ہیں جن کے نتیجے میں امن، رواداری، انسان دوستی، ہم آہنگی اور برداشت جیسی قدریں پروان چڑھیں۔ احمد سلیم نے بتایا کہ صوفیوں میں بھی عوام دوستی اور حکومت نوازی دونوں طرح کے رجحانات پائے جاتے تھے چنانچہ شاہ شمس جیسے باغی صوفی جب ملتان میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت بہاؤالدین ذکریا کے ارادت مندوں نے انھیں شہر میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر حمیرا نے بتایا کہ بلھے شاہ اور ان جیسے دیگر صوفی شعراء مذہبی تبلیغ کے مخالف تھے۔ انھوں نے اپنے حسن کردار، رواداری اور محبت سے عام لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ دستاویزی فلموں پر بات کرتے ہوئے تقریب کے

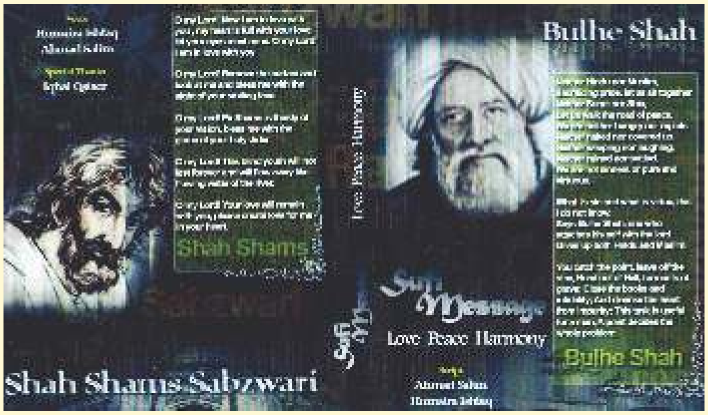

صدر اور اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر خالد مسعود نے بتایا کہ صوفیوں کا یہ طبقہ تقلید اور فرقہ پرستی کا مخالف تھا۔ وہ سماجی انصاف اور انسانی قدروں کو فروغ دینے کی بات کرتا تھا۔ ڈاکٹر مسعود نے تصوف کا تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہوئے اس کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

امن برائے میڈیا

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ایس ڈی پی آئی اور ایس ایف سی جی کے باہمی تعاون سے منعقد کی گئی امن کے حوالے سے دو دن کی ایک مشاورتی ورکشاپ (میڈیا کے لئے امن) میں پاکستان کے 25 اضلاع سے 27 ٹی وی اینکر پرسن اور ٹاک شو کے میزبانوں نے شرکت کی جس میں پینلسٹ نے پاکستانی میڈیا کے اندر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کے بہترین طریقوں کے تبادلے اور عمل کے ذریعے ملک میں امن کو فروغ دینے پر روشنی ڈالی اور سوشل میڈیا کو معلومات کے ذریعہ کے طور پر شناخت کیا گیا۔ شرکاء پر معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے لئے میڈیا کے اداروں اور کراس میڈیا کے ساتھ تعاون پر زور دیا گیا۔ سیشن کے اختتام پر ''دانش ایمبسڈر پاکستان'' مسٹر اولے، بی موا یسے نے تنازعہ کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ پروگرام قیام امن کے لئے مکالمے کو فروغ دینے کے لئے ہے کیونکہ پائیدار ترقی کو حاصل کرنے اور پاکستان کو چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے لوگوں کے بجائے پاکستان کے مسائل کا حل پاکستانی عوام کے پاس موجود ہے اور اس سلسلے میں میڈیا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ SFCG کی کنٹری ڈائریکٹر عمارہ درانی اور SDPI کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے بھی میڈیا امن کے لئے میڈیا کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے اختتام پر شرکاء میں سرٹیفیکیٹ بھی تقسیم کیے گئے۔

تنازعات اور امن کے نوجوان لیڈر

۳۰ نومبر ۲۰۱۲ کو تنازعات اور تناؤ کے شکار ۲۵ اضلاع سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو قریب لانے اور معاشرے میں موجود تنازعات کو حل کرنے کے لئے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا یہ چار روزہ ایڈوانس تربیتی ورکشاپ ''امن کے نوجوان لیڈر'' کے عنوان سے SFCG اور SDPI کے زیر اہتمام اسلام آباد میں منعقد کی گئی۔ متاثرہ علاقوں سے آنے والے نوجوانوں کو تنازعہ کو سمجھنے اور معاشرے میں قیام امن کے اقدامات پر تربیت کے لئے موقع فراہم کیا گیا۔ شرکاء نے نوجوانوں کی مقامی حکومت کے حکام اور فیصلہ سازوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ اس تربیتی ورکشاپ کی کامیابی کے بعد شرکاء اپنے علاقوں میں کام کریں گے اور ضلعی سطح پر مکالموں کا انعقاد کریں گے۔ سینیٹر مشاہد حسین سید کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کو ریاستی ڈھانچے میں انکی فیصلہ سازی اور اپنے علاقوں میں قیام امن کے عمل کو یقینی بنانا چاہیے۔ کنٹری ڈائریکٹر SFCG پاکستان، عمارہ درانی نے کہا کہ ہماری نوجوان نسل میں توانائی، بھرپور صلاحیت اور جذبہ موجود ہے جو کسی بھی معاشرے میں امن سازی کا کردار ادا کرتا ہے۔ مس درانی نے ورکشاپ کے شرکاء میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کئے۔ ڈاکٹر عابد سلہری نے نوجوانوں کو مستقبل کی امید قرار دیا اور جدید ترقی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے شرکاء کو ان کی متعلقہ کمیونٹی میں فعال کردار ادا کرنے کا مشورہ دیا۔

> پائیدار ترقی کو حاصل کرنے اور پاکستان کو چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۲ دسمبر ۲۰۱۲ کو SFCG، SDPI اور دانش انٹرنیشنل کے زیر اہتمام 5 روزہ مشترکہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد پشاور میں ہوا۔ جس میں شمالی وزیرستان، ڈیرہ غازی خان، صوابی، سوات، ہری پور، مانسہرہ، چارسدہ اور پشاور سے مقامی لوگوں نے امن کے فروغ کے لئے شرکت کی۔ جس کا مقصد پاکستان میں میڈیا کے نمائندوں کو مقامی کارکنوں اور نوجوانوں کو قیام امن کے فروغ کے لئے شامل کرنا اور پاکستان بھر میں بقائے باہمی، رواداری اور مصالحت کی روایت قائم کرنا ہے۔ اس تقریب میں سیاسی رہنما، سماجی تنظیموں کے نمائندے، جرگہ کے ارکان، نجی شعبے اور ضلعی حکومت کے حکام کے ذمہ داروں نے شرکت کی جو اپنے علاقوں میں مکالمہ کے ذریعے امن کو فروغ دیں گے۔ ڈاکٹر عابد سلہری نے کہا کہ کمیونٹی کی فلاح و بہبود حاصل کرنے میں پائیدار امن ایک واحد راستہ ہے۔ عمارہ درانی کے مطابق اقتدار یا طاقت کا یکطرفہ استعمال دراصل معاشرے میں تنازعات کا باعث ہے۔ اس ورکشاپ کے دوران موئی سلیم، سعدیہ کاظمی، شکیل احمد، احمد سلیم اور ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے شرکاء کو قیام امن کے فریم ورک اور تنازعات کا شکار تجزیہ کرنے کی تربیت دی جو کہ تنازعات کو حل کرنے میں کارآمد ثابت ہوگی۔ سینئر ایڈوائزر ایس ڈی پی آئی نے ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کئے۔

ڈرون حملے

۱۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو SDPI کی منعقد کردہ ایک روزہ گول میز کانفرنس کے شرکاء نے کہا کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ڈرون حملوں کے استعمال کے لئے واضح بین الاقوامی، قانونی، آپریشنل اور اخلاقی فریم ورک کی ضرورت ہے، کیا خدشات کے لئے حکمت عملی ترتیب دی گئی ہے؟ انہوں نے ڈرون حملوں کی سیاسی حکمت عملی اور آپریشنل سطحوں پر قانونی حیثیت اور ان کے استعمال پر بحث کی۔SDPI کے سینئر ایڈوائیزر میجر جنرل اختر عباس،SASSI کی ڈائیریکٹر جنرل ڈاکٹر ماریہ سلطان ، میڈیا کے تجزیہ نگار زاہد حسین،LUMS کے پروفیسر سکندر شاہ، علی سرور نقوی اور دیگر ارکان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ کیا کوئی راستہ نہیں کہ امریکہ، پاکستان کو ڈرون ٹیکنالوجی دے سکے جس میں جدید ترین سٹیلائٹ تک رسائی کی ضرورت ہے جو کسی بھی مرحلے پر ممکن نہیں۔ڈرون حملوں میں اضافہ اور تعلقات میں کمزوری کی وجہ سے امریکی سی آئی اے

فاٹا کے زیادہ تر لوگ ڈرون حملوں کے خلاف ہیں اور پاکستانی فوج کے حامی ہیں

اور پاکستانی آئی ایس آئی کے درمیان مسلسل جنگ ہے۔ بین الاقوامی قانون اس قسم کے اقدامات کی مذمت کرتا ہے۔اس کے لئے ہمیں خودکو خودمختاری پر سمجھوتہ کرنے کے لئے تنقید سے پہلے احتساب کی ضرورت ہے۔فاٹا کے زیادہ تر لوگ ڈرون حملوں کے خلاف ہیں اور پاکستانی فوج کے حامی ہیں کہ وہ علاقے سے عسکریت پسندوں کا خاتمہ کریں۔

غربت کی پیمائش

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ڈبلیو ایف پی اور ایس ڈی پی آئی نے ملک میں غربت،نقشہ بندی ،خوراک کے عدم تحفظ ،بھوک اور غذائی قلت کا تخمینہ لگانے کے لئے ایک چھوٹے علاقے میں ایک خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا،جس میں دیکھا گیا کہ چھوٹے علاقوں میں غربت کی پیمائش میں کس حد تک جایا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں ماسیے یونیورسٹی نیوزی لینڈ، کے پروفیسر سٹیفن ہیسلے نے غربت کے طول وعرض اور تفصیلات کو سمجھنے کے لئے اس کے کردار اور تخمینہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بڑے پیمانے پر قومی سروے عموماً مقامی سطح پر معلوماتی تفصیلات فراہم کرنے سے قاصر ہوتی ہے جس میں (چھوٹے علاقوں کا تخمینہ) ایک ٹیکنالوجی ہے جو اعداد وشمار کی ماڈلنگ کا استعمال کرتے ہوئے کم جغرافیائی سطح سے معتبر تخمینہ فراہم کرتی ہے۔SAE نے زیادہ تر دونوں سروے اور مردم

شماری کے اعدادوشمار کا استعمال کرتے ہوئے مشاہدے کے درمیان تعلقات اور شماریاتی ماڈل کے ذریعے قرضہ جات لینے کو وضع کیا۔جس علاقے میں سروے کے اعداوشمار دستیاب نہیں ہیں وہاں اکثر اندازاً تخمینہ یا پیشین گوئی کے ذریعے اسے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔تاہم تخمینہ کی درستگی کا انحصار درست اعدادوشمار،سروے کے اعدادوشمار،مردم شماری اور سروے کرنے والوں پر ہے۔SDPI کے ایگزیکٹوڈائیریکٹر، ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹے علاقے کے تخمینہ کی طرح تکنیک بھی پالیسی کو کارآمد بنانے میں مفید ہے۔خصوصی ریمارکس دیتے ہوئے ورلڈفوڈ پروگرام کے کرشنا پہاڑی نے کہا کہ SAE نے دنیا کے پسماندہ علاقوں میں سب سے کمزور کمیونٹی کی نشاندہی، ہدف بندی اور ان کے لئے عملی فیصلہ سازی میں اضافہ کے لئے اقدامات کیے ہیں۔

ایس ڈی پی آئی کی بیسویں سالگرہ کے سلسلے کی چندنئ مطبوعات

40% رعایت کے ساتھ حاصل کریں

1 . ماحول،معاشرہ اور پائیدار ترقی

''پائیدارترقی'' اور ''دھرتی'' سے منتخب مضامین

جون 2012، قیمت: 300 روپے

2 . جدلیات ،ادب و فن اور پائیدار ترقی

اگست 2012، قیمت: 300 روپے

3 . معاشی بحران،پاکستان اور پائیدار ترقی

ستمبر 2012، قیمت: 300 روپے

4 . پائیدار ترقی کانفرنسز: ایک نظر میں

دسمبر 2012، قیمت: 600 روپے

اسی سلسلے کی زیرِ طبع کتاب

سماجی شعبہِ: پائیدارترقی کے مسائل اور اُمیدیں تعلیم، صحت، خواتین اور محنت کشوں کی صورتِ حال

پالیسی ادارہ برائے پائیدارترقی، (ایس ڈی پی آئی) اسلام آباد، 2013

مرکز برائے استعداد سازی۔تربیتی پروگراموں کی روداد

کمیونٹی اور سماجی تنظیموں کی ضروریات

03-04اکتوبر،2012

ایس ڈی پی آئی نے کمیونٹی اور سماجی تنظیموں کی ضروریات کے موضوع پر دوروزہ متعامل تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔اس ورکشاپ میں چار شرکاء نے شمولیت کی۔جس کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے:

- کمیونٹی کی ترقی کا تصور اور کمیونٹی اور سماجی تنظیموں کے لئے اس کی ضرورت
- کمیونٹی تنظیموں کی کارکردگی تکنیکوں/طریقوں اور کمیونٹی کے اراکین کی اقسام
- فیلڈ میں گفت وشنید کا فن اور ترغیب دینے کی مہارت
- 'SARAR' کمیونٹی کے مفادات کو ماپنے کا آلہ
- دوسری نسل کی تنظیم کا تصور • پی آر اے کے آلات اور ان کا اطلاق
- کمیونٹی کی سطح پر مشاورت میں کیوں اور کیسے شامل ہوا جا سکتا ہے
- کمیونٹی کی سطح پر تنظیم کے وسائل کو استعمال کرنے کے طریقے

ذریعہ معاش کی منصوبہ بندی اور انتظام

16-17اکتوبر2012ء

ایس ڈی پی آئی نے ذریعہ معاش کی منصوبہ بندی اور انتظام کے موضوع پر ایک ورکشاپ منعقد کی۔ اس ورکشاپ کے لئے سات اراکین نے شرکت کی۔جس کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے:

- آجر کی نشاندہی • ملازم کی بھرتی، انتخاب اور تعیناتی
- ملازم کے ذریعہ معاش کا جائزہ • انفرادی ترقیاتی منصوبے
- رُکے ہوئے، ناہموار اور نامناسب ذریعہ معاش کے ساتھ نمٹنا
- جانشینی کی منصوبہ بندی • کام کرنے کی جگہ سے باہر انتظامی ذرائع

انسانی وسائل کی انتظامی حکمت عملی

23-24اکتوبر2012ء

انسانی وسائل کی انتظامی حکمت عملی کے حوالے سے ایک ورکشاپ منعقد کی گئی۔اس ورکشاپ میں چودہ اراکین نے شرکت کی۔اس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- حکمت عملی کیا ہے اور اس کا اطلاق کیا ہے؟
- انسانی وسائل کی حکمت عملی اور انتظامی حکمت عملی کا توازن
- بھرتی اور انتخاب کی حکمت عملی • انسانی وسائل کی ترقی کے لئے حکمت عملی
- کارکردگی اور عمومی معاوضہ کے انتظام کی حکمت عملی
- ضابطہ اخلاق اور حکمت عملی • ملازم کے تعلقات اور اقرارنامہ کی حکمت عملی

تخلیقی اور نہایت مؤثر اعلیٰ درجے کا کام کرنے والی ٹیم

20-21نومبر2012ء

ایس ڈی پی آئی نے مورخہ 20-21 نومبر کو تخلیقی اور اعلیٰ درجے کا کام کرنے والی ٹیم کے موضوع پر ایک ورکشاپ منعقد کی اس ورکشاپ میں پندرہ اراکین نے شرکت کی۔اس کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے:

- ذاتی ٹیم ورک کی طاقت اور کمزوریوں کو ماپنا
- انفرادی مقاصد اور ٹیم کے مقاصد کو متوازن کرنا
- ٹیم کی باہمی یکجہتی کے تعین کرنے کے آلات
- مختلف اور اصلی ٹیموں کا نظم ونسق
- خراب کارکردگی والی عام ٹیم کے ساتھ نمٹنے کے طریقے

رپورٹ کنندگان کی لکھنے کی مہارت

22نومبر،2012ء

ایس ڈی پی آئی نے اپنے طور پر رپورٹ کنندگان کے لئے لکھنے کی مہارت پر ایک ان ہاؤس ورکشاپ مورخہ 22 نومبر 2012ء کو منعقد کی۔

ٹائم مینجمنٹ تربیتی ورکشاپ

28-29نومبر2012ء

یہ ورکشاپ 28-29نومبر 2012ء کو منعقد ہوئی جس میں سات شرکاء موجود تھے۔اس کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے

موڈیول 1 : تعارف

- تصوراتی وضاحت
- وقت کا تناظر
- تقسیم وقت کی تشخیص

موڈیول2: اہداف اور مقاصد کے ذریعے ٹائم مینجمنٹ

- خاص مقصد کے لئے ذاتی بیان کا خاکہ بنانا
- اہداف/مقاصد کی تربیت
- اہداف کی ترتیب کا عمل

موڈیول3: ترجیحی جواہر

- تصور
- باضابطہ ترجیحات کا تعین
- اہم بمقابلہ فوری

موڈیول4: تاخیر

- علامات
- تاخیر سے کیسے بچا جائے
- وقت ضائع کرنے والے

موڈیول5: وفد

- وفد کے علاقوں کا تجزیہ کرنا
- مؤثر نمائندگی کے لئے مہارت

موڈیول6: ذمہ داریاں اور وعدے

- ذمہ داریوں کو نبھانے کا فن

بچوں کی حفاظت کے لئے قیادت کے ہنر پر نمونے کے طور پر تیار کی گئی ورکشاپ

12-13دسمبر2012ء

بچوں کی حفاظت کے لئے قیادت کے ہنر پر نمونے کے طور پر تیار کی گئی ورکشاپ جو کہ 12-13 دسمبر کو ہری پور میں منعقد کی گئی۔اس ورکشاپ میں بیس شرکاء نے حصہ لیتے ہوئے کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔

پاکستان میں مذہبی آزادی

17-19دسمبر 2012ء

مرکز برائے استعداد سازی (سی سی بی) نے پاکستان میں مذہبی آزادی کے موضوع پر ایک تین روزہ ورکشاپ مورخہ 17-19 دسمبر2012ء کو منعقد کی۔یہ ورکشاپ ایم آر جی پراجیکٹ کا حصہ تھی ایس ڈی پی آئی(SDPI)ایم آر جی(MRG) اشتراک عمل کا نتیجہ تھی۔

امن کے لئے کمیونٹی رہنما

24-27دسمبر2012ء

مرکز برائے استعداد سازی (سی سی بی) نے امن کے لئے کمیونٹی رہنما کے موضوع پر ایک پانچ روزہ ورکشاپ مورخہ 24-27 دسمبر2012ء کو انعقاد کیا۔ یہ ورکشاپ قیام امن پراجیکٹ کا حصہ تھی اور ایس ڈی پی آئی نے اسے سرچ فار کامن گراؤنڈ(SFCG) کے تعاون سے منعقد کیا۔

دفتری پیشہ وروں کے لئے مؤثر انتظامی مہارت

26-27دسمبر2012ء

دفتری پیشہ وروں کے لئے مؤثر انتظامی مہارت کے موضوع پر ایک ورکشاپ مورخہ 25-27 دسمبر 2012ء کو منعقد ہوئی۔اس ورکشاپ میں انیس شرکاء نے شرکت کی۔اسکے مندرجہ ذیل مقاصد تھے:

- ہدف کا تعین
- سننے کی مہارت
- پیش کاری کی مہارت
- باہمی تنازعات کا حل
- دباؤ کے تحت کارکردگی کو منظم کرنا
- مائکروسوفٹ آفس۔سوال وجواب

بک گیلری

ہماری نئی مطبوعات

پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) نے اپنی 20 ویں سالگرہ کے موقع پر چار نئی مطبوعات جاری کیں، جو گزشتہ بیس برسوں میں ادارہ میں ہونیوالی تحقیق اور اس کے نتائج پر مبنی ہیں۔ ہم ان میں سے دو مطبوعات کا مختصر تعارف پیش کر رہے ہیں۔

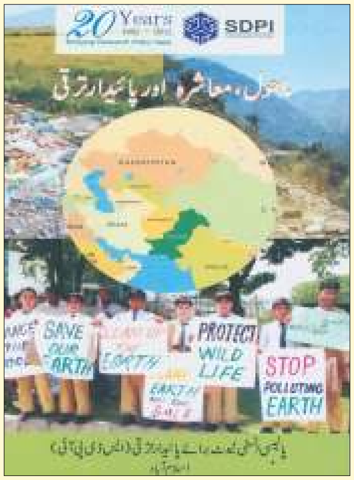

1۔ ماحول، معاشرہ اور پائیدار ترقی:

مرتبہ : ڈاکٹر حمیرا اشفاق
خصوصی مرتّبین: ڈاکٹر محمود احمد خواجہ اور احمد سلیم
اشاعت اول: جون ۲۰۱۲ء
قیمت: ۳۰۰ روپے

یہ کتاب ادارہ کی اردو مدیر ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے مرتب کی جبکہ ایس ڈی پی آئی کے سینیئر ریسرچ ایڈوائزرز ڈاکٹر محمود احمد خواجہ اور احمد سلیم نے ان کی رہنمائی کی۔ تمام مضامین ادارہ کے تحقیقی مجلّہ ''پائیدار ترقی'' اور خبر نامہ ''دھرتی'' سے منتخب کیے گئے ہیں، موضوعات خاصے وسیع اور متنوع ہیں جن میں پائیدار انسانی ترقی، ماحولیاتی بحران، سول سوسائٹی، ماحول کی سیاست، ماحولیات، انصاف اور تحفظ، ماحولیات اور سلامتی، غربت اور ماحول، صنعتی آلودگی کے تدارک کے لیے کوششیں، جنوبی ایشیا میں فضائی آلودگی، ماحولیاتی قوانین، زرعی ادویات کا ماحول دوست استعمال، تجارت، ماحول اور پائیدار ترقی، ماحولیاتی عوامل اور خواتین پر ان کے اثرات، پاکستان میں سیسہ ملی پٹرولیم مصنوعات کی صورتِ حال، زہریلے نامیاتی کیمیکلز، ماحولیاتی آلودگی میں خطرناک اضافہ اور فوجیں اور 20+ ریو سربراہی اجلاس جیسے موضوعات شامل ہیں۔

ان تحریروں کے مُصنّفین میں ڈاکٹر طارق بنوری، انیل اگروال، ڈاکٹر شاہین رفیع خان، ڈاکٹر محمود احمد خواجہ، عبدالمتین خان، طاہر حسنین، احمد سلیم اور کئی دیگر شامل ہیں۔

ادارہ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد قیوم سلہری نے اپنے پیش لفظ میں لکھا کہ زیرِ نظر تصنیف ایس ڈی پی آئی کی ان چند کاوشوں کی عکاسی کرتی ہے جو ہم نے گذشتہ دہائیوں میں ماحولیات، سماجیات اور اقتصادیات کے باہمی تعلق کو اجاگر کرنے کے لیے کیں۔ اگر اس تصنیف سے کہیں ایک نئے فرد کو بھی ماحولیاتی تبدیلیوں، ان کے معاشرے پر اثرات اور پائیدار ترقی کے باہمی تعلق کے بارے میں آگاہی ہو سکے تو میں سمجھوں گا کہ ہمارا مقصد حاصل ہو گیا۔''

اسی طرح ادارہ کے سینئر ریسرچ ایڈوائزر ڈاکٹر محمود احمد خواجہ نے اپنے دیباچے میں کہا کہ یہ منتخب تحریریں نہ صرف گذشتہ بیس سالوں میں پیدا ہونے والے قومی، علاقائی اور بین الاقوامی ماحولیاتی مسائل سے متعلق ہیں بلکہ یہ ان سرگرمیوں کی بھی عکاسی کرتی ہیں کہ جو ایس ڈی پی آئی اپنے قیام سے اب تک کرتا چلا آیا ہے۔

۲۔ معاشی بحران، پاکستان اور پائیدار ترقی

ترتیب و تدوین: حمیرا اشفاق
اشاعت اول: ستمبر ۲۰۱۲ء
قیمت: ۳۰۰ روپے

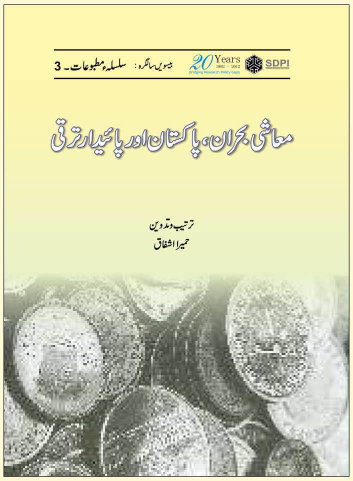

زیرِ تبصرہ تصنیف، ایس ڈی پی آئی کے بیس سالہ تحقیقی کارناموں پر مبنی مقالات اور مضامین کا انتخاب ہے جو پاکستان کے معاشی مسائل، ان کے ممکنہ حل اور نتائج سے عبارت ہیں۔ مرتبہ کا کہنا ہے کہ اقتصادیات اگرچہ ان کا موضوع نہیں ہے لیکن ادب کی طالبہ ہونے کے ناطے وہ ان سوالات سے لاتعلق بھی نہیں رہ سکتیں۔

کتاب میں غیر ملکی قرضوں، جی ڈی پی کی شرح اور غربت سے اس کے تعلق، سٹرکچرل ایڈ جسٹمنٹ، نجکاری، غیر قانونی معیشت، عالمی تجارت کے معاملات و مسائل، پاکستان جیسے ملکوں میں عالمی ادارۂ تجارت کے رول اور زراعت و تحفظِ خوراک جیسے ذیلی موضوعات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

ایس ڈی پی آئی کے شعبہ اقتصادیات کے سربراہ اور ڈپٹی ایم ڈی ڈاکٹر وقار احمد نے بتایا کہ ٹریک۔ ۲ کے سلسلے میں منعقد ہونے والے جنوبی ایشیا کے پانچویں سربراہی اجلاس کے موقع پر میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اس میں شامل تحقیقی مقالات ظاہر کرتے ہیں کہ جنوبی ایشیائی ممالک کا مقدر اور مسائل ایک جیسے ہیں جنہیں ہم امن و تعاون کی فضا میں مل جل کر حل کر سکتے ہیں۔ یہ اس کتاب کا پیغام ہے۔

کتاب کے مصنفین میں ڈاکٹر شاہ رخ رفیع خان، ڈاکٹر قیصر بنگالی، ڈاکٹر مظفر قزلباش، مارٹن کھور، ڈاکٹر عابد قیوم سلہری، عذرا طلعت سعید، شفقت منیر اور کئی دیگر شامل ہیں۔